سلسلہ نمبر 135

خطاب جمعہ

09 ستمبر



مدرسہ کیا ہے؟

FOLLOW US: /AIMPLB_Official
SOCIAL MEDIA DESK ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD
www.aimplboard.in | 8788657771

خطبہ جمعہ برائے ۹ ستمبر ۲۰۲۲ء

مدرسہ کیا ہے؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِن سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاهَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اما بعد! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الَّرجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قال الله عزوجل فی کلامه المجید هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّۦنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ صدق الله العظیم

میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی جو آیت تلاوت کی، اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ذات پاک جس نے ان پڑھوں میں سے ایک ذات عالی کو نبی بنا کر بھیجا، وہ اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سناتے ہیں، ویسی ہی جیسی جبرئیل امین سے سنی، یعنی وہی حروف، وہی نقطہ، وہی اعراب، ابھی آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت ہوئی، قرآن حکیم کے علاوہ کوئی آسمانی کتاب ایسی نہیں جو آج بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہو جس طرح اس کا پیغمبر پڑھتا تھا، یہ دعویٰ اگر کوئی کرسکتا ہے تو صرف مسلمان کرسکتا ہے، دوسرے کو اس دعوے کی نہ ہمت ہے نہ شوق۔

مسلمان کے پاس غیروں جیسی حکومت، صنعت، حرفت، فوجی طاقت نہیں، لیکن ان کا رشتہ اللہ کے کلام کے ذریعہ اللہ سے اسی طرح قائم ہے، اور ایک معمولی فرد دوسروں کے مقابلہ میں کہہ سکتا ہے کہ میں اس مت کا فرد ہوں جو اللہ کے کلام کو اسی طرح پڑھ سکتی ہے جس طرح ۱۴ رسو سال قبل اس کے پیغمبر پر نازل ہوا تھا۔

تزکیہ

(وَيُزَكِّيهِمْ) وہ ان کو پاک صاف کرتا ہے، مانجتا ہے، سنوارتا ہے، سجاتا ہے جیسے برتن مانجا جاتا ہے، دلوں کو، دماغوں کو اللہ کا پیغام دیتا ہے، رذائل اخلاق کو نکالتا ہے، اخلاق فاضلہ کو جماتا ہے، دل ودماغ میں اتارتا ہے، ان کا رنگ ان پر چڑھاتا ہے، ایسا نہیں کہ پڑھ کر سنا دیا اور ویسے کے ویسے ہی رہے، پتھر کو پتھر نہیں بلکہ ان کو آدمی بناتا ہے، ان کے اندر خشوع وخضوع پیدا کرتا ہے، ان کے اندر نفس کا احتساب کرنا، اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا، دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرنا، اپنے، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ کے خلاف حق کی گواہی دینا، ان جذبات کو ابھارتا ہے، کدورتوں کو نکالتا ہے، حسد کو دور کرتا ہے، کینہ پاس نہیں آتا، الفتیں پیدا کرتا ہے، محبتیں جاگزیں کرتا ہے، خود تکلیف اٹھانا، دوسروں کو آرام پہنچانا سکھلاتا ہے۔

تعلیم کتاب وحکمت

(وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ) وہ ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، کتاب یہی قرآن حکیم ہے، اور ’’حکمۃ‘‘ کے بارے میں بہت سے محدثوں کی رائے ہے کہ اس سے مراد حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

(وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ) چاہے وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں ہوں۔

(وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ) اور کچھ لوگ وہ ہیں جو ابھی شامل نہیں ہوئے، انہوں نے ان کا زمانہ نہیں پایا، وہ بعد میں آنے والے ہیں، کتنے بعد میں؟ اس کی کوئی تشریح نہیں، پچاس برس، سو برس، پانچ سو برس، یا اس سے بھی زیادہ اس کی کوئی مدت نہیں بتائی گئی ہے، اس دنیا کی عمر بہت ہے، قیامت تک مسلمانوں کی جو نسل پیدا ہوگی وہ سب اسی میں شامل ہوگی۔

(وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) اور وہ غلبہ والا، طریقہ کار والا ہے، اس لیے کہ اتنی بڑی بات کے لیے غلبہ بھی درکار ہے اور طریقہ کار کی بھی ضرورت ہے۔

صحابہ کرامؓ

وہ صحابہ کرام جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، آپ کا جمال جہاں آرا دیکھا، جن کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دیکھے اور آپ کی بات سنے بغیر چین نہیں آتا تھا، ان کے لیے ہم نے مانا کہ (يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ) ان کے بارے میں تھا، لیکن وہ بعد میں آنے والے جنہوں نے نہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا اور نہ رسول نے ان کو دیکھا، ان کو بھی تعلیم وتزکیہ کا فیض پہنچے گا، اور منور کردے گا، اس کا کیا طریقہ ہے؟ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں آتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ان لوگوں کو دیکھنا چاہو تو سلمان فارسی اور ان کی قوم کو دیکھو، سوچیے کہ جس کی زبان عربی نہیں اس کو نبوت کا فیض کیسے پہنچے گا؟ حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تیران کے کچھ لوگ اس کو ضرور پالیتے، چنانچہ امام ابوحنیفہؒ بہت بڑے زبردست عالم ایرانی تھے، لیکن وہ ایرانی ہوں، افغانی ہوں، ترک ہوں، ہندوستانی ہوں، سب اسی خوان نبوت کے زلہ ربا (استفادہ کرنے والے) ہیں، اس کی نعمتوں کا جو خوان بچھادیا تھا ''اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي'' سب اسی کے ٹکڑے کھا رہے ہیں۔

کون ہے بڑے سے بڑا عالم جو یہ دعویٰ کرے کہ ہم اس کے ٹکڑے پر نہیں پلے، ہم سب اسی کے ٹکڑے پر پلے ہیں، اور آج بھی پل رہے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ ہم آج دنیا کے بڑے سے بڑے عالم کے سامنے آسکتے ہیں، ہمیں اس پر ناز ہے کہ ہم ان ٹکڑوں پر پلے ہیں۔

لیکن بعد کے لوگوں کو نبوت کا فیض کیسے پہنچا جنہوں نے نہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کی، نہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سنی، نہ آپ کا زمانہ پایا، نہ وہ آپ کی زبان سمجھتے ہیں، پھر تلاوت، تعلیم کتاب، تزکیہ، تعلیم حکمت، ان چاروں سعادتوں میں حصہ ان کو کیسے ملے؟ کون سی چیز ان کو ان سے ملاتی ہے؟ زمانہ نہیں، زبان نہیں جو ملا سکے، یہی چیز ایک دوسرے کو ملاتی ہے مگر یہاں ان میں سے کچھ بھی نہیں، پھر بھی نبوت کا پہنچنا کیسے اور پہنچے گا کیسے؟ ہمارے کتب خانہ میں آیئے تو ہفتہ گزر جائے گا اور ان کتابوں کا شمار کرنا دشوار ہوگا جو ان اکابرین امت کے بارے میں لکھی گئی ہیں، جن کا نہ مقام ایک، نہ زمانہ ایک، نہ زبان ایک، پھر ان کو یہ علم کیسے پہنچا اور یہ لوگ اس درجہ کو پہنچ کر اتنے بڑے عالم کیسے بن گئے؟

مدارس کا فیضان

یہ جن چیزوں کی بدولت ہوا وہ ہیں: عربی زبان، مدارس، عربی تعلیم، مدارس کا قیام، اساتذہ کا وجود اور اول وآخر توفیق الٰہی، اگر یہ نہ ہو تو بعد کی نسلوں کو خیر القرون سے اور نبوت ورسالت سے ملانے والی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے چمٹانے اور قدموں سے لگانے والی کون سی چیز ہے؟ آج بھی قرآن کے لاکھوں حافظ اور دین کے لاکھوں ممتاز عالم موجود ہیں جو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بیضاوی، جلالین، ہدایہ کا درس دیتے ہیں، یہ کس بات کی کرامت ہے کہ ہندوستان میں بیٹھ کر عالم پیدا ہورہے ہیں، اور ہر نسل میں پیدا ہوئے؟ یہ عربی تعلیم کا فیض، مدارس کا احساس اور اساتذہ کی برکت ہے جو اپنی بینائی اور صحت کی پرواہ کیے بغیر کتابوں کے کیڑے بن رہے ہیں، ہندوستان میں بہت سے ایسے فضلاء پیدا ہوئے جو عربی زبان میں عربوں سے بڑھ گئے، عربوں نے ان کا لوہا مانا اور ان کو استاذ مانا، بعض لوگوں نے یہاں تک کہا کہ قرآن مجید عرب میں نازل ہوا، مغرب میں یاد کیا گیا، مصر میں پڑھا گیا، ترکی میں لکھا گیا اور ہندوستان میں سمجھا گیا، بتایئے کہاں نازل ہوا یہ اور ہندوستان میں سمجھا گیا، یہ اسی خلوص، قربانی اور عزم وارادہ کی پختگی کا فیض ہے کہ چودہ سو برس بعد بھی آج بھی قرآن وحدیث کا فیض جاری ہے، عالم پر عالم پیدا ہورہے ہیں، اور ابھی بہت سے لوگ آئندہ آنے والے ہیں، یہ ان مدارس کا فیض ہے کہ اللہ نے ساری انسانیت کو اپنا پیغام پہنچانے کے لیے جن کا سلسلہ قائم فرمایا۔

مدرسہ کا تعارف

بھائیو! مسلمانوں جیسی باہمت، صاحب دین، صاحب شریعت اور صاحب دعوت ملت کا تصور نہیں ہوسکتا، اور جب تک مسلمانوں اور خود عربوں کا بھی اس منبع علوم، مصدر علوم اور سرچشمۂ علوم کی ذات سے تعلق نہ ہو، اس وقت تک جزیرۃ العرب میں بھی مسلمان، مسلمان نہیں رہ سکتے۔

یہ مدرسہ کا مختصر تعارف ہے کہ یہ وہ واسطہ ہے جو مسلمانوں کو مرکز علم اور مرکز شریعت سے مربوط کرتا ہے، جس طرح بغیر پل کے دریا کو پار نہیں کرسکتے،

اسی طریقے سے مرورِ زمانہ اور زبان کے اختلاف سے جو خلیج پڑ گئی ہے اس کو مدرسوں اور علوم اسلامیہ کے علاوہ کوئی دوسری چیز پاٹ نہیں سکتی۔

اس کے لیے آپ کو ہمت کرنی پڑے گی، مدارس آسمان سے نہیں اتریں گے، آپ کو اپنی کمائی کا حصہ نکالنا پڑے گا، قربانی کرنی پڑے گی، وقت دینا پڑے گا، اللہ نے مدارس کو ضروری قرار دیا ہے، فرض کے حصول کا ذریعہ فرض ہو جاتا ہے، علم دین کا حصول فرض ہے اور اس کا ذریعہ مدارس ہیں، اس لیے مدرسہ کا اہتمام فرض ہے، اگر یہ نہ ہوں گے تو ملت کا رشتہ شریعت سے ٹوٹ جائے گا، آپ کہیں گے: پھر کیا ہوا؟ وبا پھیل جائے گی، یا پیسہ کم ہو جائے گا؟ میں کہتا ہوں کہ اگر مدارس نہ رہیں تو پیسہ بڑھ جائے گا، حرام وحلال کا سوال ہی نہ رہے گا، پیسہ ہر طرح سے آسکتا ہے مگر ملت کا رشتہ شریعت سے قائم نہ ہو سکے گا، اگر اس کی کچھ اہمیت ہے تو فکر کیجئے۔

ہمارا دین دوسروں کی طرح نہیں کہ علم آیا اور عقائد پر ضرب پڑی، دوسرے مذاہب کا معاملہ بالکل اسی طرح ہے، جیسے ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ مچھروں نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) سے شکایت کی کہ ہم کو ہوا بہت پریشان کرتی ہے، ہمیں چین سے رہنے نہیں دیتی۔ سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تنہا مدعی کی بات سن کر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا ہوا کو بلایا جائے، چنانچہ جیسے ہی ہوا آئی مچھر غائب۔

اسی طرح بہت سے مذاہب ایسے ہیں کہ اگر ہوا آئی تو مچھر گئے، علم آیا تو مذہبی عقائد فنا، لیکن ہمارا دین ایسا ہے کہ جتنی ہوا آئے، جتنا علم آئے اتنا ہی مضبوط ہوگا، بہت سے مذاہب علم سے گھبراتے ہیں، ہمارے یہاں علم فرض ہے، اگر اس دین کو باقی رکھنا ہے تو علم حاصل کیجئے۔ مدارس کا تعاون کیجئے، مدارس کے نظام کو مضبوط کیجئے اور خود اپنے بچوں کو مدارس میں داخل کر کے ان کو علم دین کے زیور سے آراستہ کیجئے۔

اس وقت ملک کے بعض علاقوں میں ان مدارس کے خلاف شکنجہ کسنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان پر بے جا الزامات لگائے جا رہے ہیں اور دین کی حفاظت کے ان مضبوط قلعوں کو مسمار کرنے کی سازش کی جارہی ہے، ایسے وقت تمام مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے وہ مدارس کے تحفظ کے لیے آگے آئیں، یاد رکھیں! مدارس قائم رہیں گے تو یہ امت بھی اپنے دین پر باقی رہے گی اور اپنے قدموں پر کھڑی رہے گی۔ ان مدارس کا اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کی کوشش میں بنیادی کردار رہا ہے، اسی طرح ملک کی آزادی کی جدوجہد اور ملک کی تعمیر وترقی میں بھی مدارس کا اہم حصہ رہا ہے۔ اس لیے ان مدارس کا تحفظ وبقاء انتہائی ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک تمام مدارس اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین